سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اسکی چھپن ۵۶ آیات اور دو ۲ رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۳۱ تبٰرك الذی ۲۹/۱۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝۱	اے (محمدؐ) جو کپڑا لپیٹے پڑے ہو ۝۱
قُمْ فَاَنْذِرْ ۝۲	اٹھو اور ہدایت کرو ۝۲
وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝۳	اور اپنے پروردگار کی بڑائی کرو ۝۳
وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝۴	اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو ۝۴
وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝۵	اور ناپاکی سے دور رہو ۝۵
وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝۶	اور (اس نیت سے) احسان نہ کرو کہ اس سے زیادہ کے طالب ہو ۝۶
وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝۷	اور اپنے پروردگار کے لئے صبر کرو ۝۷
فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۝۸	جب صور پھونکا جائے گا ۝۸
فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝۹	وہ دن مشکل کا دن ہوگا ۝۹
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝۱۰	(یعنی) کافروں پر آسان نہ ہوگا ۝۱۰
ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۝۱۱	ہمیں اس شخص سے سمجھ لینے دو جس کو ہم نے اکیلا پیدا کیا ۝۱۱
وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝۱۲	اور مال کثیر دیا ۝۱۲
وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ۝۱۳	اور ہر وقت اسکے پاس حاضر رہنے والے بیٹے (دیے) ۝۱۳
وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝۱۴	اور ہر طرح کے سامان میں وسعت دی ۝۱۴
ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝۱۵	ابھی خواہش رکھتا ہے کہ اور زیادہ دیں ۝۱۵
كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝۱۶	ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ یہ ہماری آیتوں کا دشمن رہا ہے ۝۱۶
سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝۱۷	ہم اسے صعود پر چڑھائیں گے ۝۱۷
اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝۱۸	اس نے فکر کیا اور تجویز کی ۝۱۸

THE CLOAKED ONE

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. O thou enveloped in thy cloak
2. Arise and warn !
3. Thy Lord magnify,
4. Thy raiment purify,
5. Pollution shun!

1. *i.e.* a loan without interest or any thought of gain or loss.

6. And show not favour, seeking worldly gain !
7. For the sake of thy Lord, be patient!
8. For when the trumpet shall sound,
9. Surely that day will be a day of anguish,
10. Not of ease, for disbelievers.
11. Leave Me (to deal) with him whom I created lonely,
12. And then bestowed upon him ample means,
13. And sons abiding in his presence
14. And made (life) smooth for him:
15. Yet he desireth that I should give more.
16. Nay! For lo! he hath been stubborn to Our revelations.
17. On him I shall impose a fearful doom.
18. For lo! he did consider; then he planned—

19. (Self-) destroyed is he, how he planned!	یہ مارا جائے اُس نے کیسی تجویز کی ﴿۱۹﴾	فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿١٩﴾
20. Again ((self-) destroyed is he, how he planned!—	پھر یہ مارا جائے اُس نے کیسی تجویز کی ﴿۲۰﴾	ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾
21. Then looked he,	پھر تامل کیا ﴿۲۱﴾	ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾
22. Then frowned he and showed displeasure.	پھر تیوری چڑھائی اور مُنہ بگاڑ لیا ﴿۲۲﴾	ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾
23. Then turned he away in pride	پھر پُشت پھیر کر چلا اور (قبول حق سے) غرور کیا ﴿۲۳﴾	ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾
24. And said: This is naught else than magic from of old;	پھر کہنے لگا کہ یہ تو جادو ہے جو اگلوں سے منتقل ہوتا آیا ہے ﴿۲۴﴾	فَقَالَ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ﴿٢٤﴾
25. This is naught else than speech of mortal man.	(پھر بولا) یہ (خدا کا کلام نہیں بلکہ) بشر کا کلام ہے ﴿۲۵﴾	إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾
26. Him shall I fling unto the burning.	ہم عنقریب اُس کو سقر میں داخل کریں گے ﴿۲۶﴾	سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾
27. —Ah, what will convey unto thee what that burning is!	اور تم کیا سمجھے کہ سقر کیا ہے؟ ﴿۲۷﴾	وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾
28. It leaveth naught; it spareth naught.	(وہ آگ ہے کہ) نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی ﴿۲۸﴾	لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾
29. It shrivelleth the man.	اور بدن کو جھلس کر سیاہ کر دے گی ﴿۲۹﴾	لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾
30. Above it are nineteen.	اُس پر اُنّیس داروغہ ہیں ﴿۳۰﴾	عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾
31. We have appointed only angels to be wardens of the fire, and their number have We made to be a stumbling-block for those who disbelieve; that those to whom the Scripture hath been given may have certainty, and that believers may increase in faith; and that those to whom the Scripture hath been given and believers may not doubt; and that those in whose hearts there is disease, and disbelievers, may say: What meaneth Allah by this similitude? Thus Allah sendeth astray whom He will, and whom He will He guideth. None knoweth the hosts of thy Lord save Him. This is naught else than a Reminder unto mortals.	اور ہم نے دوزخ کے داروغہ فرشتے بنائے ہیں۔ اور اُن کا شمار کافروں کی آزمائش کے لئے مقرر کیا ہے (اور) اسلئے کہ اہل کتاب یقین کریں اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو اور اہل کتاب اور مومن شک نہ لائیں۔ اور اس لئے کہ جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے اور (جو) کافر ہیں (کہیں کہ اس مثال (کے بیان کرنے) سے خدا کا مقصود کیا ہے؟ اسی طرح خدا جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور تمہارے پروردگار کے لشکروں کو اُسکے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور یہ تو بنی آدم کے لئے نصیحت ہے ﴿۳۱﴾	وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾ ع

اسرار و معارف

سورہ مدثر بھی پہلی پہلی صورتوں میں سے ہے اور مدثر و مزمّل کا مفہوم ایک ہے بعض کے نزدیک پہلے
سورہ مزمل کی آیات نازل ہوئیں اور پھر مدثر کی بعض نے مدثر کو پہلے لکھا ہے مگر قرائن سے مزمّل کا پہلے ہونا

معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ذاتی اعمال کی بات ہے اور مدثر میں قوم سے خطاب کرنے کا حکم ہے بہر حال نہایت ابتدائی سورتوں میں سے ہیں جب ایک دو لوگ ہی مسلمان تھے تو فرمایا اے لپیٹ کر سونے والے اُٹھیئے اور لوگوں کو دعوت دیجئے اور اپنے رب کی توحید اور بڑائی بیان کیجیے۔

لباس کی پاکیزگی

اپنے لباس کو پاک کیجیے مراد ماحول بھی ہے کردار بھی اور حقیقتاً سارا مالی اور معاشی نظام مقصود ہے کہ انسان عموماً جتنی دولت حاصل کرتا ہے اس کا اظہار اس کے لباس سے ہوتا ہے جس کی ظاہری چمک دمک کا خیال تو کافر بھی رکھتا ہے لیکن اگر حرام مال سے بنا ہو تو معنوی اعتبار سے سخت گندا ہوا۔

مسئلہ

مسلمان کو چاہیے کہ عبادت میں تو جسم، لباس، جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے اس کے علاوہ بھی اس کا اہتمام رکھے نیز مال حرام سے نہ بنائے اور ایسی ہیئت کا لباس بھی ناپاک ہی شمار ہو جو شرعاً ممنوع ہو اور ہر طرح کی گندگی سے دُور رہیئے وہ عقیدے کی ہو یا اعمال کی گویا مومن کو نبی علیہ السلام کی وساطت سے حکم دیا جا رہا ہے کہ عقیدہ' عبادات اور پورا نظامِ زندگی ظاہری اور معنوی گندگی سے پاک ہونا چاہیے نہ عقیدے میں غیر مسلم کی پیروی کرے نہ عبادات میں اور نہ نظامِ حیات میں نیز کسی پر زیادہ حاصل کرنے کے لیے احسان نہ کیا جائے اور اپنے پروردگار کی اطاعت پہ قائم رہ خواہ کس قدر بھی مخالفت کا سامنا کرنا پڑے

دین پر قائم رہنے کے لیے صبر ضروری ہے

صبر کا مفہوم ہے خود کو روک کر رکھنا گویا کفر کی طرف سے دباؤ بھی برداشت کرنا پڑے گا اور لالچ بھی دیا جا سکتا ہے مگر مومن کو ہر حال میں دین پر قائم رہنا ہو گا۔

کافر تو خود تباہی کی طرف رواں ہے کہ جب صُور پھونکا جائے گا تو یہ روز قیامت کافروں پہ بہت بھاری ثابت ہو گا ان کو اس میں ذرہ برابر آسانی نہ ملے گی بھلا انسان کی حیثیت کیا ہے اسے میں خوب دیکھ لوں گا جسے میں نے تنہا پیدا کیا کہ اس کے بدن پر چیتھڑا تک نہ تھا پھر اسے دنیا کی نعمتوں اور مال و زر کا مالک بنا دیا اور اولاد دی جو اس کی مجلس کی رونق بنی اور بے شمار نعمتیں مہیا کر دیں مگر اس میں الٹا لالچ پیدا ہوا اور شکر کرنے کے بجائے ہوس میں گرفتار ہوا مگر ایسا ہرگز نہ ہو گا کہ میری آیات کی مخالفت بھی کرے

اور مزید نعمتیں بھی پائے۔

بعثتِ رسول کے بعد انکار عذاب کا سبب بنتا ہے

کہ آدمی اور قومیں مہلت پاتی ہیں مگر جب نبی اور رسول مبعوث ہوجائے تو اس کی مخالفت کرنے والے عذاب کو دعوت دینے والے ہوتے ہیں۔

اب اس کی مشکلات کا دور شروع ہوتا ہے صعود دوزخ کے پہاڑ کا نام ہے مگر دنیا بھی آخرت کا پرتو ہے جس کے لیے جو عذاب وہاں بنتا ہے اس کا اثر مادی دنیا میں بھی شروع ہوجاتا ہے یہ کفر کرنے والا ایسا بدبخت ہے کہ اللہ کا کلام سن کر اس پہ غور کرتا ہے تو درست پاتا ہے پھر انکار کی راہ سوچتا ہے اور یہ تباہ ہوجائے سوچتا کیا ہے اس پر دوبارہ لعنت فرمائی کہ کس قدر غلط بات طے کرتا ہے پھر دیکھ کر منہ بناتا ہے اور تیوری چڑھاتا ہے جیسے سخت ناگواری ہورہی ہو اور پھر تکبر سے اکڑتا ہوا چل دیتا ہے اور کہتا ہے یہ تو صرف جادو ہے جو آپ ﷺ نے جمع کرلیا ہے اور یہ سب انسان کی جمع کردہ باتیں ہیں۔

ولید بن مغیرہ مشرک کا قول ہے

قرآن کے احکام اور بات سب کے لیے عام ہے گو نزول ایک خاص شخص کی بات پر ہوا یہ ولید بن مغیرہ تھا جس نے کلام سُن کر کہہ دیا کہ یہ انسانی کلام نہیں نہ جِنوں یا کاہنوں کا ہے مگر ابوجہل سے مِل کر جھٹلانے کی تدبیر سوچی اور پھر سب غور کرنے کے بعد جادو کہا حالانکہ دل سے جانتا تھا کہ یہ حق ہے فرمایا میں اس کو دوزخ کی آگ میں ڈالوں گا ایسی آگ جو کافروں کو چھوڑے گی نہیں بلکہ کھینچ کھینچ کر پکڑے گی کسی کو بھاگنے نہ دے گی اور جلا کر بھسم کردینے والی سخت ہوگی جس پر انیس ١٩ فرشتے مقرر ہیں کہ ہم نے دوزخ میں عذاب دینے پر فرشتوں کو مقرر کیا ہے جن سے ملی بھگت بھی نہیں ہوسکتی اور ان کی یہ تعداد بیان کرکے کفار کو امتحان میں ڈال دیا ہے جبکہ اہل کتاب جانتے ہیں ان کی کتابوں میں بھی یہ ذکر تھا اور مومنین کے لیے ایمان کی زیادتی کا سبب ہے نیز مسلمانوں اور اہل کتاب کو شک میں نہ پڑنا چاہیئے کہ جن کے دِلوں میں پہلے سے یہ مرض ہے یعنی کفار کہنے لگیں کہ ایسی باتوں سے اللہ کریم کا کیا مقصود ہے ایسے لوگوں کا جیسا عقیدہ اللہ کے ساتھ ہوتا ہے ان سے ویسا سلوک کرتا ہے جیسے چاہتا ہے یعنی جس پر ناراض ہوتا ہے اسے گمراہ کردیتا ہے اور جس پر راضی ہو اسے ہدایت عطا فرماتا

ہے۔ رہی یہ بات کہ دوزخ پہ انیس فرشتے ہی کیوں؟ اس کے لشکر تو کم نہیں ہیں کہ ان کی تعداد سوائے خود اللہ کے کوئی گن نہیں سکتا لہٰذا یہ ممکن ہے یہ انیس سردار ہوں۔

انیس فرشتے

کہ علماء کے نزدیک نو باتیں بنیادی عقائد میں ہیں اور دس بنیادی اعمال میں، باقی ساری زندگی کا عمل اسی کی فرع ہے تو اس طرح انیس بنیادی باتوں پر انیس شعبے عذاب کے مقرر فرما کر ہر ایک پر سردار بنا دیا ہو اور ان کے تابع بے شمار لشکر ہوں۔ واللہ اعلم

اور یہ کتاب سب کی سب انسان کو نصیحت کرنے کے لیے ہے۔

رکوع نمبر ۲ — آیات ۳۲ تا ۵۶ — تبٰرک الذی ۲۹/۱۶

كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾	ہاں (ہاں ہمیں)، چاند کی قسم (۳۲)	32. Nay, by the Moon
وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ﴿٣٣﴾	اور رات کی جب پیٹھ پھیرنے لگے (۳۳)	33. And the night when it withdraweth
وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ ﴿٣٤﴾	اور صبح کی جب روشن ہو (۳۴)	34. And the dawn when it shineth forth,
إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾	کہ وہ (آگ) ایک بہت بڑی (آفت) ہے (۳۵)	35. Lo! this is one of the greatest (portents)
نَذِيرًا لِلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾	(اور) بنی آدم کے لئے موجب خوف (۳۶)	36. As a warning unto men,
لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ﴿٣٧﴾	جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے رہنا چاہے (۳۷)	37. Unto him of you who will advance or hang back.
كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ﴿٣٨﴾	ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گرو ہے (۳۸)	38. Every soul is a pledge for its own deeds;
إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ﴿٣٩﴾	مگر داہنی طرف والے (نیک لوگ) (۳۹)	39. Save those who will stand on the right hand.
فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٤٠﴾	(کہ) وہ باغہائے بہشت میں (ہونگے اور) پوچھتے ہونگے (۴۰)	40. In gardens they will ask one another
عَنِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٤١﴾	(یعنی آگ میں جلنے والے) گنہگاروں سے (۴۱)	41. Concerning the guilty:
مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ﴿٤٢﴾	کہ تم دوزخ میں کیوں پڑے؟ (۴۲)	42. What hath brought you to this burning?
قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴿٤٣﴾	وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے (۴۳)	43. They will answer: We were not of those who prayed
وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ﴿٤٤﴾	اور نہ فقیروں کو کھانا کھلاتے تھے (۴۴)	44. Nor did we feed the wretched.
وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ﴿٤٥﴾	اور اہل باطل کے ساتھ مل کر (حق سے) انکار کرتے تھے (۴۵)	45. We used to wade (in vain dispute) with (all) waders,
وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٤٦﴾	اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے (۴۶)	46. And we used to deny the Day of Judgement,
حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ﴿٤٧﴾	یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی (۴۷)	47. Till the inevitable came unto us.

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ﴿۴۸﴾
تو (اس حال میں) سفارش کرنیوالوں کی سفارش انکے حق میں کچھ فائدہ نہ دیگی ﴿۴۸﴾
48. The mediation of no mediators will avail them then.

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿۴۹﴾
اُن کو کیا ہوا ہے کہ نصیحت سے رُوگرداں ہو رہے ہیں ﴿۴۹﴾
49. Why now turn they away from the Admonishment,

كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾
گویا گدھے ہیں کہ بدک جاتے ہیں ﴿۵۰﴾
50. As they were frightened asses

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾
(یعنی) شیر سے ڈر کر بھاگ جاتے ہیں ﴿۵۱﴾
51. Fleeing from a lion !

بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَنْ يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾
اصل یہ ہے کہ اُن میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس کھلی ہوئی کتاب آئے ﴿۵۲﴾
52. Nay, but everyone of them desireth that he should be given open pages (from Allah).

كَلَّا ۖ بَلْ لَا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ﴿۵۳﴾
ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ انکو آخرت کا خوف ہی نہیں ﴿۵۳﴾
53. Nay, verily. They fear not the Hereafter.

كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾
کچھ شک نہیں کہ یہ نصیحت ہے ﴿۵۴﴾
54. Nay, verily. Lo! this is an Admonishment.

فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ ﴿۵۵﴾
تو جو چاہے اسے یاد رکھے ﴿۵۵﴾
55. So whosoever will, may heed.

وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾
اور یاد بھی تبھی رکھیں گے جب خدا چاہے۔ وہی ڈرنے کے لائق اور بخشش کا مالک ہے ﴿۵۶﴾
56. And they will not heed unless Allah willeth (it). He is the fount of fear. He is the fount of Mercy.

اسرار و معارف

اور کھری بات ہے چاند اپنی حالت میں گواہ ہے کہ بڑھتا چلا جاتا ہے پھر گھٹنا شروع ہو جاتا اور ختم ہو جاتا ہے یا رات گواہ ہے کہ ہر چیز کو چھپا رکھا ہوتا ہے جب جاتی ہے تو ہر شے سامنے آجاتی ہے ایسے ہی دنیا کی زندگی ختم ہو کر آخرت کھل کر سامنے آجائے گی اور قیامت بہت بڑی بات ہے لوگوں کو اس سے بچنے کی تعلیم دی جا رہی ہے اب یہ تم لوگوں پر ہے کہ اس کی تیاری کرتے رہو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اختیار کر کے اپنے لیے بہتری کا سامان کرتے ہو یا اس نعمت کو چھوڑ کر محروم ہوتے ہو کہ ہر ایک کو اس کے کردار کا پھل ہی ملے گا لہٰذا کفار اپنے اعمال کے قیدی ہوں گے جبکہ اہل جنت جن کو اعمالنامہ دائیں ہاتھ میں ملا تھا جنت میں سے بھی کفار سے بات کر کے جاننا چاہیں گے کہ بدبختو بعثت رسالت کے بعد بھی تم جہنم میں کیسے جا گرے

اہلِ جنّت کی دوزخ والوں سے بات

تو وہ کہیں گے کہ ہم نے عبادات چھوڑ دیں یعنی نہ ایمان لائے اور نہ عبادت کی اور دوسرے مساکین کو کھلاتے نہ تھے یعنی ہمارا معاشی نظام جو مدار ہوتا ہے ساری زندگی کے کردار کا وہ بھی درست نہ تھا ظالمانہ تھا اور ہم

محض باتیں بنانے میں وقت ضائع کرتے رہے بلکہ حرام کھانے سے دِل ایسے سیاہ ہوئے کہ ہم نے قیامت کا انکار کر دیا تاآنکہ ہم پر موت آگئی کفر پر مرنے والوں کی شفاعت بھی کوئی نہ کر سکے گا اس کے باوجود ایسے احمق ہیں کہ آپ ﷺ کی باتوں سے اور اللہ کی آیات سے منہ موڑتے ہیں اور ایسے بھاگتے ہیں جیسے جنگلی گدھے ہوں جو شیر سے ڈر کر بھاگ رہے ہوں ذرا ان کا تجبر دیکھئے ان کا خیال ہے کہ ہر ایک کے لیے آسمان سے صحیفہ نازل ہو جو اس کے نام ہو ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا کہ سارے تو نبی نہیں ہو سکتے۔

نبی علیہ السلام کے مقابل اپنی رائے کو سمجھنا بہت بُرا ہے

جبکہ یہ اعزاز تو صرف اللہ کے نبی کو ہوتا ہے گویا جو نبی علیہ السلام فرمادیں اس کے مقابل اپنی اٹکل پچو دوڑانا سخت گناہ ہے اور گمراہی کا ایک بہت بڑا سبب ہے لہٰذا ان کے دلوں سے آخرت کا خوف نکل گیا ہے جو گمراہی میں زیادتی کا سبب ہے مگر یاد رکھو یہ قرآن تو دعوت اور نصیحت ہے جسے پسند ہو ضرور اختیار کرے اور یہ تب ہی پسند آئے گا کہ دل میں اللہ کی تڑپ پیدا ہو اور اللہ اس کی توفیق دے جسے یہ نعمت نصیب ہو جائے وہ انسان اطاعت گزار اور بخشش حاصل کرنے والا ہے۔